یا علیؑ حق ایلیا

یا علیؑ حق ایلیا یا علیؑ حق ایلیا
تیری عظمت کون سمجھے گا سوائے کبریا

ذات ہے تیری کہ جس پر ہو نہیں سکتا قیاس
جس کو خود توحید نے اوڑھا ہے تو ہے وہ لباس
جسم تیرا کبریائی کا لبادہ بن گیا

کُل کا کُل ایمان ہے اللہ کی پہچان ہے
تو کہیں رحمٰن ہے تو ہی کہیں بھگوان ہے
اِک تیرے سجدے نے دنیا سے خدا منوا لیا

ہے خدا جس کا مصور تو ہی وہ تصویر ہے
تو خدا کا ہاتھ ہے تو کاتبِ تقدیر ہے
ہاتھ ہیں تیرے کہ جن سے پتلہِ آدمؑ بنا

نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے تو آیا ہے کام
ابنِ مریمؑ کی زباں سے بھی کیا تو نے کلام
مشکلوں میں انبیا نے بھی تجھے دی ہے صدا

186

کون سمجھے گا کہ کتنا ہے کھرا سونا ترا
تیرے سونے کو رضائیں دے کے خالق نے لیا
اب تو جو تیری رضا ہے ہے وہی رب کی رضا

کس نے پھیلایا جہاں میں جُز ترے خالق کا نور
خانہِ کعبہ میں جُز تیرے ہوا کس کا ظہور
جز ترے کس کے لئے دیوار میں یوں در بنا

بات جب بھی کوئی کرتا ہے شبِ معراج کی
مجھ کو لگتا ہے کہ باتیں ہیں یہ تیرے راج کی
تیرے لہجے میں ہی تو قوسین پر بولا خدا

عالمِ امکاں پہ تیری حکمرانی ہے امامؑ
تو جسے چاہے زمانوں میں عطا کر دے دَوام
ہے وصیِ مصطفٰیؐ تو، ہے تو ہی مشکل کشا

وہ جہاں پر نورؔ سارے انبیا ہیں صف بہ صف
ساتھ رضواںؔ کے پڑھیں یہ منقبت جا کر نجف
میثمؔ و سجادؔ کی مولاؑ ہے تجھ سے التجا